فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ
روزنامہ
الفضل
ربوہ
یوم چہارشنبہ
ایڈیٹر
روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
نمبر ۲۲۳	۵ اخاء ۱۳۴۶ ہش ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ ۵ اکتوبر ۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۴ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

ربوہ ۴ اکتوبر۔ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا کی طبیعت گذشتہ کئی روز سے درد گردہ اور تیز بخار کے باعث ناساز ہے۔ گذشتہ رات پھر حرارت زیادہ ہو گئی تھی۔ آج صبح طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

○ مکرم میجر منظور احمد صاحب آف کراچی کی صاحبزادی عزیزہ زجاجہ سلمہا کا پچھلے دنوں ایڈنبرا (انگلستان) میں دل کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن بفضلہ کامیاب رہا ہے۔ لیکن ابھی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اَللّٰھُمَّ آمین

○ ربوہ ۳ اکتوبر۔ کل مورخہ ۲ اکتوبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں ڈاکٹر مظفر محمود احمد صاحب (ابن مکرم قریشی صلاح الدین احمد صاحب مرحوم) ساکن مانچسٹر انگلینڈ کا نکاح ہمراہ سیدہ نصیرہ صاحبہ دختر راجہ نصیر احمد صاحب شام نگر چوبرجی لاہور بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا اور ایک مختصر مگر لطیف خطبہ نکاح کے بعد رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ قارئین الفضل سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس تعلق کے مبارک ہونے کے لئے دعا کریں
(ڈاکٹر محمد شفیع پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ)

ناصرات الاحمدیہ کے لئے ضروری اعلان

ناصرات الاحمدیہ کے بڑے گروپ کا حفظ قرآن کا مقابلہ ۲۱ اکتوبر بروز ہفتہ تین بجے شام شروع ہوگا اس کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) سورۃ القدر
(۲) سورۃ البینہ } تیسواں پارہ
(۳) سورۃ الزلزال

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو ہر آن اور ہر پل اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کی ضرورت ہے

مومن کا گزارہ تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت خدا کی طرف لگا نہ رہے

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کہ اے لوگو جو تم خدا تعالیٰ سے غافل ہو۔ دنیا طلبی نے تم کو غافل کر دیا ہے یہاں تک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو مگر غفلت سے باز نہیں آتے۔ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ مگر اس غلطی کا تم کو عنقریب علم ہو جائے گا۔ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پھر تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ عنقریب تم کو علم ہو جائے گا کہ جن خواہشات کے پیچھے تم پڑے ہو وہ ہرگز تمہارے کام نہ آویں گی اور حسرت کا موجب ہونگی۔ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ۔ اگر تم کو یقینی علم حاصل ہو جاوے تو تم علم کے ذریعہ سے سوچ کر اپنے جہنم کو دیکھ لو اور تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہاری زندگی جہنمی زندگی ہے اور جن خیالات میں تم دن رات لگے ہوئے ہو وہ بالکل ناکارہ ہیں۔ میں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح یہ باتیں لوگوں کے دل نشین ہو جاویں مگر آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ اپنے اختیار میں کچھ نہیں ہے جب تک خدا تعالیٰ خود ایک واعظ دل میں نہ پیدا کرے تب تک فائدہ نہیں ہوتا۔ جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آتے ہیں تو دل کے اندر ایک واعظ خود پیدا ہو جاتا ہے اور اس وقت اس کے دل کو ایسے کان مل جاتے ہیں کہ وہ دوسرے کی بات کو سنتا ہے۔ راتوں کو اور دنوں کو خوب سوچ کر دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ انسان بہت ہی بے بنیاد شے ہے اور اس کے وجود کی کوئی کل بھی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ایک آنکھ ہی پر نظر کرو کہ کس قدر باریک عضو ہے اگر ایک ذرا پتھر آ لگے تو فوراً نابینا ہو جاوے۔ پھر اگر یہ خدا کی نعمت نہیں ہے تو کیا ہے۔ کیا کسی نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے ضرور بینا ہی رکھے گا اور اسی پر سب قویٰ کا قیاس کرو کہ اگر آج کسی میں فرق آجاوے تو انسان کی کیا پیش چل سکتی ہے۔ غرض ہر آن اور ہر پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے۔ اور مومن کا گزارہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ جب تک اس کا دھیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔ اگر کوئی ان باتوں پر غور نہیں کرتا اور ایک دینی نظر سے ان کو وقعت نہیں دیتا تو وہ اپنے دنیوی معاملات پر ہی نظر ڈال کر دیکھے کہ کیا خدا تعالیٰ کی تائید اور فضل کے سوا کوئی کام اس کا چل سکتا ہے؟ اور کوئی منفعت دنیا کی وہ حاصل کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں دین ہو یا دنیا ہر ایک امر میں اسے خدا تعالیٰ کی ذات کی بڑی ضرورت ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص ۲۸۷، ۲۸۸)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۶۷ء

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ سے پہلے جو رویا دیکھی تھی اس میں مرکزی نقطہ یہ الفاظ تھے

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

جن کو نہایت خوبصورتی سے لکھا گیا تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ دیکھا کہ قریباً ۶۶ فٹ چوڑی ڈیوڑھی کے اوپر نہایت ہی خوبصورت رنگوں سے لکھا ہوا یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میرے سامنے نمودار ہوا

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

(خطبہ نمبر الفضل ۹/۶۷، ۲، صـ۳)

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کے الفاظ سورۃ زمر کی آیت کریمہ ۳۷ کے شروع میں آتے ہیں۔ یہی الفاظ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب آپ اپنے والد محترم کی وفات پر غمناک تھے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے تسلی دینے کے لئے الہام ہوئے تھے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

"یہ خیال گزرا کہ ان (والد صاحب۔ ناقل) کی وفات کے بعد کیا ہوگا اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ شاید تنگی اور تکلیف کے دن ہم پر آئیں گے۔ اور یہ سارا خیال بجلی کی چمک کی طرح ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصہ میں دل میں گزر گیا۔ تب اسی وقت غنودگی ہو کر یہ دوسرا الہام ہوا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ یعنی کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس الہام کے ساتھ ایسا دل قوی ہوگیا کہ جیسے ایک سخت دردناک زخم کسی مرہم سے ایک دم میں اچھا ہو جاتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صـ۲۱۱)

حضور اقدس علیہ السلام نے ان الفاظ کو انگوٹھی پر کندہ کروا کر انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ یہ انگوٹھی اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے پاس ہے۔

الغرض یہ عظیم الشان الفاظ ہیں جو اس رویا کا مرکزی نقطہ ہیں جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس تشویش کے زمانہ میں دیکھی جب آپ سفر یورپ کے متعلق کشمکش و پیچ میں پڑے ہوئے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو فیصلہ کن رویا دکھائی اور ڈھارس بندھائی کہ یہ سفر نہایت مبارک ہوگا بغیر کسی تردد کے اس سفر پر جاؤ اور وہ فریضہ ادا کرو۔ جو تم پر عائد کیا گیا ہے۔ یعنی یورپ کی بھٹکی ہوئی اقوام کو انتباہ کرو کہ اگر تم نے اسلام کو اختیار نہ کیا اور اپنے خالق کے سامنے سربسجود نہ ہوئے تو تم پر وہ انذاری پیشگوئیاں پوری ہوجائیں گی۔ جن میں تمہارے لئے سخت عذاب کی خبر دی گئی ہے۔ یہ سفر اس لئے بہت اہم ہے۔ اور یہ یقیناً اس میں تم کو بڑی کامیابی ہوگی۔ اور تم ہمارا پیغام ان لوگوں کو سناؤ گے۔ اور اس طرح یہ پیغام ساری دنیا کو پہنچ کر رہے گا

یہ ایک کھلی کھلی اور عظیم تسلی تھی جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو اس رویا کی صورت میں دی گئی۔ جس سے آپ کو انشراح قلب کی نعمت حاصل ہوئی اور آپ نے سفر کا عزم بالجزم کر لیا اور ربوہ سے پُر امید روانہ ہوئے۔ جو کامیابی آپ کو اس سفر میں حاصل ہونے والی تھی اس کا نظارہ بھی اللہ تعالےٰ نے اس خواب میں دکھا دیا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے رویا میں

دیکھا کہ:۔

"پھر میں نے دائیں طرف دیکھا وہ دو منزلہ کمرہ جو ایک ہی کمرہ دائیں بازو کا مجھے نظر آرہا تھا اور سجا ہوا تھا اس کی دوسری منزل اتنی بڑی تھی جتنی یہ ہماری چھت ہے۔ اس کی پوری دیوار پر ایک کم عمر لڑکی کی تصویر ہے اور جب میں نے اس کو غور سے دیکھنا شروع کیا۔ تو وہ مجھے ایک شبیہ نظر آئی۔ جس کے سر پر دوپٹہ تھا اور سر آگے جھکا ہوا تھا۔ جیسا کہ وہ کوئی مسلمان لڑکی ہو۔ پھر میں نے دیکھا کہ وہ نماز کی (قیام کی) حالت میں ہے۔ یعنی اس نے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں۔ پھر جب میں نے غور کیا تو میں نے اس کو ہونٹوں کو ہلتا پایا اور میری طبیعت پر یہ اثر ہوا کہ یہ سورۃ حمد پڑھ رہی ہے۔ اور ہونٹ اس کے ہل رہے تھے۔"

(الفضل ۲۷ ستمبر ۱۹۶۷ء صـ۳)

یہ دراصل اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں تک تبلیغ و اشاعت اسلام کا تعلق ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ سفر نہایت مبارک ثابت ہوگا اور یقیناً وہ امصار و دیار جس میں آج کل طاغوت ہر طرف رقص کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی حمد بھی ان میں ہونے لگے گی۔ اور آپ کا یہ سفر گویا اس امر کے تعلق میں ایک سنگ میل ثابت ہونے والا ہے۔

آئیے اب ذرا سورۃ زمر کو دیکھیں جس میں

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کے عظیم الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ یہ سورۃ ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔

اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖۤ اَوْلِیَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُھُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ بَیْنَھُمْ فِیْ مَا ھُمْ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ۬ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌ ۝ لَوْ اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰی مِمَّا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَہٗ ؕ ھُوَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ۔

(زمر آیت ۴، ۵)

ترجمہ۔ سنو اطاعت خالص اللہ (تعالےٰ) ہی کا حق ہے، اور جو لوگ اس کے سوا اور ہستیوں کو دوست بناتے ہیں (یہ کہتے ہوئے) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ (تعالےٰ) کے قریب کر دیں۔ اللہ (تعالےٰ) ان کے درمیان ان باتوں کے متعلق جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں فیصلہ کرے گا۔ اللہ (تعالےٰ) یقیناً جھوٹے اور ناشکر گزار کو کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔ اگر اللہ (تعالےٰ) بیٹا بنانے کا ارادہ رکھتا تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا چن لیتا وہ (حقیقی بیٹے کے نقص سے) پاک ہے۔ بات یہ ہے کہ اللہ ایک ہے (اور) غالب ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کھانا کھانے سے وضو نہیں جاتا

عَنْ مَیْمُوْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکَلَ عِنْدَھَا کَتِفًا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔

اُمّ المومنین میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شانہ کا (گوشت) کھایا۔ اس کے بعد نماز پڑھی تو جدید وضو نہیں کیا۔

(بخاری کتاب الوضوء)

خطبہ جمعہ

نظامِ وصیّت کی اہمیّت اور عظمت اسی سے ظاہر ہے کہ اسے خدا تعالیٰ کے خاص الہام کے ماتحت قائم کیا گیا

اس نظام میں شامل ہونا دین کو دُنیا پر مقدّم کرنے کا عملی ثبوت ہے اور یہ اخلاص کے پرکھنے کا ایک خاص معیار ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمودہ ۱۴ مئی سنہ ۱۹۲۸ء

نوٹ:۔ یہ خطبہ پہلے بھی شائع ہو چکا ہے مگر نظامِ وصیّت کی اہمیّت کو احباب جماعت پر واضح کرنے کے لئے اسے پھر شائع کیا جاتا ہے۔

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ایک سال کے قریب ہوا مَیں نے اپنی جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ

وصیّت کا معاملہ

نہایت اہم معاملہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے ایسی خصوصیت بخشی ہے اور اللہ تعالیٰ کے خاص الہامات کے ماتحت اسے قائم کیا ہے کہ کوئی مومن اس اہمیت و عظمت کا انکار نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ سارا نظام ہی آسمانی اور خدائی اور الہامی نظام ہے مگر وصیت کا نظام ایسا نظام ہے جسے خدا کے خاص الہام کے ماتحت قائم کیا گیا ہے۔ باقی امور ایسے ہیں جو عام الہام کے ماتحت قائم کئے گئے ہیں مگر

وصیّت کا مسئلہ

ایسا ہے جو خاص الہام کے ماتحت قائم کیا گیا ہے اور وصیت کا مسئلہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ایک عملی ثبوت ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد ایک اقرار تھا اس کے متعلق مومن کیا کرتا۔ کئی لوگ اس اقرار کو پورا کرنے کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کرتے اور کئی یہ اقرار کر کے خاموش ہو جاتے۔ پھر کئی ایسے ہوتے جو چاہتے کہ

دین کو دنیا پر مقدّم

کریں مگر اس کے لئے راہ نہ پاتے اور انہیں معلوم نہ ہوتا کہ کیا کریں۔ پھر بیسیوں تھے جنہوں نے اس اقرار کو پورا کیا اور بیسیوں ایسے تھے جو حیران تھے کہ کیا کریں۔ پھر اقرار کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ

ان کا اقرار پورا ہوتا ہے یا نہیں۔ ان کی مثال حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سی تھی جو کہ اپنے بھانجے پر جب ناراض ہوئیں تو انہوں نے قسم کھائی اور کہا مَیں اس سے نہ ملوں گی۔ اور اگر ملوں تو کچھ صدقہ دوں گا اس میں صدقہ کی انہوں نے تعیین نہ کی تھی آخر صحابہؓ کے دخل دینے اور بھانجے کے معافی مانگ لینے پر انہوں نے اسے معاف کر دیا۔ اور اپنے ہاں آنے کی اجازت دے دی اور اس کے لئے خاص طور پر صدقہ کرتیں۔ مگر باوجود اس کے حسرت کے ساتھ کہتیں معلوم نہیں مَیں نے جو اقرار کیا تھا وہ پورا ہوا ہے یا نہیں۔ مَیں نے صدقہ کی تعیین کیوں نہ کر دی تو بہت سے لوگ حیران تھے کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو اقرار کیا ہے وہ پورا ہوا ہے یا نہیں۔ تب

خدا تعالیٰ کی رحمت

جوش میں آئی اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بتایا کہ جو لوگ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ان کا اقرار پورا ہوا یا نہیں۔ ان کے لئے یہ وصیّت کا طریق ہے۔ اس پر عمل کرنے سے وہ اپنے اقرار کو پورا کر سکتے ہیں کیونکہ

وصیّت میں شرط

ہے کہ:۔

"خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے
کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی
جگہ دفن ہوں تا آئندہ نسلیں
ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا
ایمان تازہ کریں"

پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ طریق پر وصیت کرے اور اس پر قائم رہے مگر کامل الایمان نہ ہو تو وہ لوگ جن کے دل پر عدم اطمینان تھا وہ اس وجہ سے بے چین تھے کہ خبر نہیں کہ ان کا اقرار پورا ہوا ہے یا نہیں۔ ان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے الہام کے ماتحت یہ رکھ دیا وہ وصیت کریں۔ چنانچہ آپؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"مَیں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس
میں برکت دے اور اسی کو بہشتی
مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت
کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ
ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو
دنیا پر مقدّم کیا اور دنیا کی
محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کے
لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی
اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
اصحاب کی طرح وفاداری اور
صدق کا نمونہ دکھایا"

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ وصیّت کرنا اور اس پر قائم رہ کر

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونا

دین کو دنیا پر مقدّم کرنے کے اقرار کو پورا کرنا ہے۔ اس وصیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حد بندی کر دی ہے اور وہ یہ کہ زیادہ سے زیادہ ⅓ حصہ کی وصیت کی جائے اور کم از کم ⅒ حصہ کی۔ یہ تو مرنے کے بعد کے متعلق ہے اور زندگی میں یہ ہے کہ خدا کی راہ میں انسان اس حد تک خرچ کر سکتا ہے کہ وہ رشتہ دار جو اس کے ذریعہ پل رہے ہوں انہیں دوسروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ اس شرط کے ماتحت خواہ وہ اپنا نصف مال دے دے یا تین چوتھائی دے دے مگر اتنا دے کہ جن لوگوں کی پرورش اس کے ذمہ ہے وہ دوسروں کے محتاج نہ ہو جائیں۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ایک ذریعہ رکھا ہے دین کو دنیا پر مقدّم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کا۔ جس وقت آپؑ نے یہ طریق بیان کیا اسی وقت یہ بھی لکھ دیا تھا کہ

"ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر
بدگمانی کا مادہ غالب ہو وہ ہمیں اس
کارروائی میں اعتراضوں کا نشانہ
بنا دیں اور اس انتظام کو اغراضِ
نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو
بدعت قرار دیں، لیکن یاد رہے کہ
یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں۔"

چنانچہ مخالفین نے اس پر ہنسی اور تمسخر کیا۔ ...۔ اپنے مال کی وصیت کرنا علامت ہے نیکی اور تقوے کی۔

دین کو دنیا پر مقدّم کرنے کا اقرار

چاہتا تھا کہ اس کا کوئی ظاہری ثبوت ہو۔ اس کی علامت وصیت رکھی گئی۔ اور یہ دائمی قربانی ہے۔ یعنی جب تک انسان زندہ رہتا ہے اسے یہ قربانی کرنی پڑتی ہے مگر دروازہ سے گزر جانا تو معمولی بات ہے اس کے لئے کوئی قربانی نہیں کرنی پڑتی۔

تو وصیّت معیار ہے مومنوں کے ایمان کو پرکھنے کا۔ مگر باوجود اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زور دینے کے بہت سے لوگ ہیں جو اس کی عظمت سے واقف نہیں۔ اور جیسے عام قاعدہ ہے کہ جب کوئی نیا نظام اور مسئلہ جاری ہوتا ہے تو اکثر لوگ اسے کے سمجھنے میں

کوتاہی کرتے ہیں۔ اسی طرح بہت سے لوگوں نے

وصیت کے معاملہ کی حقیقت

کو بھی نہ سمجھا بلکہ انہوں نے بھی نہ سمجھا جن کے سپرد اس کا نظام کیا گیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایسی ایسی وصیتیں کی گئیں کہ ایک شخص کی ماہوار آمدنی تو کئی سَو کی تھی مگر اس کا مکان بہت معمولی حیثیت کا تھا۔ اس نے مکان کی وصیت کر دی اور لکھ دیا کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت میں دیتا ہوں حالانکہ اگر اندازہ لگایا جاتا تو مکان کا ۱/۱۰ حصہ وصیت میں دیا گیا وہ اتنی مالیت کا بھی نہیں تھا کہ ماہوار آمدنی کا بتیسواں حصہ ہی بن سکتا میں نے اس کی اصلاح کی میں نے کہا

مقبرہ بہشتی کی غرض

یہ ہے کہ اس میں ایسے لوگوں کو جمع کیا جائے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں مگر کون خیال کر سکتا ہے کہ ایک شخص جو دو تین چار سَو روپیہ ماہوار کماتا ہے مگر باپ دادا سے ورثہ میں آئے ہوئے معمولی مکان کے دسویں حصہ کی وصیت کر دیتا ہے تو یہ اس کے لئے بہت بڑی قربانی ہے اور وہ ایسے مخلصوں میں شامل ہو جاتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں گے اور جن کے متعلق

آئندہ نسلوں کا فرض

ہو گا کہ خاص طور پر دعا کریں۔ اگر ایسے آدمی کو کوئی مخلص اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا سمجھتا ہے اور وہ جھوٹا نہیں تو میں اُسے بیوقوف ضرور کہوں گا اور سمجھا جائے گا کہ اس کے دماغ میں نقص پیدا ہو گیا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کا نظام تو اس لئے قائم کیا ہے کہ مخلصوں کی جماعت کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے مگر ان مخلصوں میں ایسے شخص کو شامل کیا جاتا ہے جو ہر مہینہ اپنے لباس یا کھانے یا اپنی بیوی بچوں کے لباس یا کھانے پر جتنا صرف کرتا ہے اتنا یا اس سے بھی کم چندہ دے دیتا ہے یہ کامل الایمان ہونے کی علامت نہیں ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی ایسی وصیتیں نکلی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہوار آمدنی کو چھوڑ کر معمولی مکان کی وصیت کرنے کا طریق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء کے مطابق نہ تھا مثلاً ایک شخص وصیت کرتا ہے جس کا معمولی مکان تھا اس نے اپنی وصیت میں لکھا کہ "اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ملازم ہوں میری تنخواہ چار روپے ہے اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں ادا کرتا رہونگا یا اگر آئندہ میری کوئی اور جائداد یا تنخواہ بڑھ جائے تو اس کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے اور میرا ایک مکان ریاست مالیر کوٹلہ میں ہے وہ خاص میری ملکیت ہے اس میں اور کسی کا حصہ اور نہ حق ہے اسکے آٹھواں حصہ کی بھی انجمن احمدیہ مالک ہے۔"

چونکہ مکان آمد پیدا کرنے والا نہ تھا اس لئے اس وصیت کے لحاظ سے جائداد قرار دیا گیا۔ تو وصیت کے لئے

دسویں حصہ سے مراد

اسی آمد کا دسواں حصہ ہے جس پر گذارہ ہو۔ ایک زمیندار ہے اگر وہ اپنی زمین کا دسواں حصہ وصیت میں دے دیتا ہے تو وہ وصیت کا حق ادا کر دیتا ہے کیونکہ اس کے گذارہ کا ذریعہ زمین ہی ہے مگر ایک ملازم جو تین چار سَو ماہوار تنخواہ پاتا ہے یا ایک تاجر جسے تجارت کی آمدنی ہے وہ اگر وصیت میں جدّی مکان کا کچھ حصہ دے کر پچاس یا ساٹھ یا سَو روپیہ دے دیتا ہے تو وہ وصیت کے منشاء کو پورا نہیں کرتا۔ وصیت کے لحاظ سے وہ جائداد والا نہ تھا اس کی آمد تھی اسے آمد سے وصیت کا حصہ دینا چاہیئے تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو

ترکہ کا لفظ

رکھا ہے یعنی وصیت کرنے والے کے تمام ترکہ سے مقررہ حصہ وصیت میں دیا جائے پھر کہا اگر کوئی شخص صرف دھوتی اور کرتہ چھوڑ دے تو اس کو اس کا ترکہ قرار دیا جائے گا اور پھر اس کا دسواں حصہ لے کر سمجھ لیا جائے گا کہ اس نے وصیت کا حق ادا کر دیا۔ پس جب کپڑوں کا ایک جوڑا بھی ترکہ کہلا سکتا ہے تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ

"ہر ایک صالح جو اس کی کوئی
بھی جائداد نہیں اور کوئی
مالی خدمت نہیں کر سکتا
اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین
کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا
تھا اور صالح تھا تو وہ اس

قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔"

اس کا کیا مطلب ہوا کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء جائداد نہ ہونے سے یہ تھا کہ ایسا شخص جو ننگا پھرتا ہو اسے بغیر وصیت کے دفن کیا جائے دنیا کے ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک چلے جاؤ کوئی ایک انسان نظر نہ آئے گا جو اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھتا ہو اپنے ارد گرد رسّی ہی لپیٹے ہوئے ہو گا یا کیلے کے پتّے ہی باندھے ہوئے ہو گا وہی اس کا ترکہ اور جائداد ہو گی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کہنا کہ جس کی جائداد نہ ہو اس کا تقویٰ اور خدمتِ دین دیکھی جائے گی بے معنی کلام ہو جاتا ہے کیونکہ یہ کبھی خیال میں بھی نہیں آ سکتا کہ ایک شخص

دین کی بڑی خدمت کرنیوالا

بڑا متقی ہے مگر مادر زاد ننگا رہتا ہو۔ اگر اس کے پاس لنگوٹی ہو گی تو وہی اس کا ترکہ ہو گا کیونکہ جو چیز انسان مرنے کے بعد قبر میں نہیں لے جاتا اور پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ اس کا ترکہ ہے۔ پس اس طرح کوئی انسان ایسا نظر نہیں آتا جس کی کوئی جائداد نہ ہو۔ اگر لنگوٹی باندھے رہتا ہو گا تو اسے بھی مرنے کے بعد کفن پہنا دیا جائے گا اور اس کی لنگوٹی قبر سے باہر رہ جائے گی یا اگر اس کی پھٹی پرانی جوتی ہو گی اور وہ قبر سے باہر رہے گی تو وہی ترکہ ہو گا۔ پس یہ ناممکن ہے کہ کوئی ایسا انسان ملے جس کی ترکہ کے لحاظ سے کوئی جائداد نہ ہو اور جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لکھا ہے کہ جس کی جائداد نہ ہو اس کے مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کا اور طریق ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ

جائداد نہ ہونے سے مراد

آمدنی کا نہ ہونا ہے یعنی جس کے گذارہ کی کوئی معین صورت نہ ہو اور وہ بغیر جائداد کے وصیت کر سکتا ہے۔ تھوڑے دن ہوئے مجھے رپورٹ پہنچی تھی کہ کسی شخص نے لکھا ہے وصیت کی اس تشریح کے ماتحت بہت سے لوگوں کو ابتلاء آ رہا ہے مگر میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ جتنی وصیتیں اس تشریح کے بعد کی گئی ہیں اتنی کبھی پہلے نہیں کی گئیں۔ اگر ابتلاء کا یہی ثبوت ہے تو میں کہوں گا کہ

"ایسا ابتلاء روز روز آئے"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کہ خدا تعالیٰ کے بعد اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کفر ہے تو خدا کی قسم میں بڑا کافر ہوں پس اگر جماعت کے ابتلاء کا یہی ثبوت ہے کہ بہت لوگ صحیح طریق پر وصیتیں کرنے لگ گئے ہیں اور جنہوں نے پہلے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی ان میں سے ۱/۴ اور ۱/۳ حصہ تک کی وصیتیں کر رہے ہیں تو ایسا ابتلاء روز روز آئے۔ ہاں ایسا شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اسے ابتلاء آیا ہے مگر ابتلاء تو تب کہا جائے جب اس بارہ میں

کسی قسم کا جبر

کیا جائے لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ وصیت کے کرانے کے لئے جبر کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نیکی ہے جو کر سکتے ہیں کریں اگر کوئی کہے میں ظہر یا عصر کی چار رکعت نہیں پڑھ سکتا دو پڑھوں گا تو ہم اسے کہیں گے نماز پڑھنا چاہتے ہو تو چار ہی پڑھو اسی میں فائدہ ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ چلو تم دو یا ایک ہی رکعت پڑھ لو کیونکہ یہ کسی کو نمازی بنانے کے لئے کافی نہیں نمازی کے لئے ضروری ہے

چار ہی پڑھے

اسے کوئی ابتلاء نہیں کہہ سکتا اسی طرح وصیت کے بارے میں احمدی کے لئے ابتلاء کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں تیسری کوئی نہیں یا تو یہ کہ ہر ایک احمدی کو مجبور کیا جائے کہ وہ ضرور وصیت کرے تب کمزور لوگ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری آمدنی اتنی نہیں کہ ہم وصیت کر سکیں مگر وصیت کرنا تو اپنی مرضی پر ہے اور یہ اخلاص کے پرکھنے کا معیار ہے۔

ایمان کا معیار

نہیں ہے ایمان کے لئے یہ کافی ہے کہ کوئی

مرکزی اجتماع انصار اللہ (۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر سنہ ۱۹۶۷ء) میں احباب کثرت سے شریک ہوں،

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

ہے کہ میں خدا کو وحدہٗ لاشریک مانتا ہوں محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہوں کہ وہ خدا کے سچے نبی ہیں اور اپنے زمانہ کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانتا ہوں۔ جو شخص یہ اقرار کرتا ہے اسے کوئی

اسلام اور احمدیت

سے نہیں نکال سکتا۔ اس کے اعمال خراب ہوں گے تو اسے خدا تعالیٰ پکڑے گا مگر کسی کے اختیار میں یہ نہیں ہے کہ اسے اسلام سے نکال دے۔ ہاں اگر وہ ان امور کا جن پر اسلام کی بنیاد ہے انکار کرے گا تو خود اسلام سے نکل جائیگا البتہ

مقررہ نظام

سے آدمی کو نکالا جاتا ہے اگر وہ ایسا کام کرے جس سے تفرقہ پیدا ہوتا ہو کوئی فتنہ برپا ہوتا ہو تو اسے جماعت سے علیحدہ کیا جاتا ہے مگر احمدیت سے نہیں نکالا جاتا اور جماعت سے نکالنے اور احمدیت سے علیحدہ کرنے میں فرق ہے اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ جب کسی کا بیٹا نافرمان ہو جاتے تو اسے عاق کر دیا جاتا ہے مگر یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ بیٹا ہی نہیں رہا وہ نطفہ تو اسی کا ہوتا ہے ہاں گر کام نہ کرنے کی وجہ سے اسے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح جسے جماعت سے نکالا جاتا ہے۔ اسے احمدیت سے نہیں نکالا جاتا۔ جب تک کہ وہ اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے تو

وصیت کے متعلق

اگر مجبور کیا جاتا ہو تب کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ ٹھوکر کا باعث ہے یا جو روپیہ وصیت کا آتا ہو وہ کسی ایک شخص کی جائیداد بن رہا ہو میرے یا میرے بیوی بچوں پر خرچ ہوتا ہو تو کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اس روپیہ کو

دین کی اشاعت

کے لئے خرچ کرنے کو کہا ہے مگر ایسا نہیں ہوتا پس اگر روپیہ دین کے لئے لیا جاتا ہے اور دین پر خرچ کیا جاتا ہے تو پھر یہ کہنے سے کہ وصیت خاص لوگوں کے لئے ہے۔ اور ان لوگوں کے لئے جو

خاص قربانی

کر کے خاص درجہ حاصل کریں تو اس میں ابتلاء کی کونسی بات ہے یہ ایسی ہی بات ہے کہ گورنمنٹ ایف اے میں اس طالب علم کو داخل کرتی ہے جو انٹرنس پاس ہو اب کوئی انٹرنس تو پاس نہ کرے اور کہے گورنمنٹ مجھے ایف اے میں داخل نہیں ہونے دیتا اور مجھ پر بڑا ظلم کرتی ہے تو یہ ظلم کس طرح ہوا۔ جب تک ایف اے میں داخل ہونے کی شرط نہ پوری کی جائے اس وقت تک داخلہ کی اجازت کس طرح مل جائے۔

پس ابتلاء کی کوئی بات نہیں جس شخص نے یہ بات لکھی ہے اسے ابتلاء آیا ہو تو خیر نہیں لیکن اوروں کو نہیں آیا بلکہ وصایا میں بہت زیادہ ترقی ہوئی ہے۔

اس وقت میں دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ان میں سے کوئی یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ وہ کونسا کام کرے کہ اسے پتہ لگ جائے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کر رہا ہے۔ تو وہ علاوہ اور اصلاح کے اپنے مال کے کم از کم ۱/۱۰ حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ ۱/۳ حصہ کی وصیت کرے۔ اگر اس کا گذارہ تنخواہ پر ہو تو تنخواہ کے حصہ کی کرے اور اگر

جائیداد کی آمدنی

پر ہے تو اس کی کرے۔ اس کے بعد وہ خدا تعالیٰ کے حضور انہی لوگوں میں رکھا جائے گا۔ جو ایفاء عہد کرنے والے ہیں۔

(الفضل ۲۸ مئی ۳۸ء)

درخواستہائے دُعا

۱۔ میرے لڑکی کوئی اولاد نہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نیک اولاد عطا کرے میں اپنے گاؤں میں اکیلا احمدی ہوں نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہاں جماعت قائم کر دے
ملک اختر حسین احمدی موضع چندیاں تلاں والی ڈاکخانہ خاص۔

۲۔ خاکسار گھریلو حالات کی بناء پر ذہنی طور پر سخت پریشان ہے
چوہدری عبدالرحمان ٹرنک ساز بازار کوٹلی آزاد کشمیر

۳۔ میرا چھوٹا لڑکا محمد اعظم تین دن سے بخار میں مبتلا ہے۔
محمد شفیع از لاہور

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

لجنات کیلئے ایک ضروری اعلان

اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں اپنی سالانہ رپورٹیں ضرور ارسال کریں

(حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ کا تنظیمی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہو چکا ہے۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں اپنی سالانہ رپورٹیں ارسال کر دیں۔ رپورٹ لکھتے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں۔

۱۔ دفتر لجنہ میں ہر لجنہ کی سالانہ رپورٹ کی دو کاپیاں آنی چاہئیں۔
۲۔ ہر رپورٹ پر صدر اور جنرل سیکرٹری دونوں کے دستخط ہوں۔
۳۔ یہ درج کریں کہ آپ کے شہر۔ قصبہ یا گاؤں میں احمدی خواتین کی کل تعداد کیا ہے
۴۔ اگلے سال کے لئے آپ کا سالانہ بجٹ ممبری کیا ہوگا
۵۔ سالِ رواں کے لئے یعنی اکتوبر ۶۶ء تا ۳۰ ستمبر ۶۷ء تک چندہ ممبری آپ نے مرکز کو کتنا بھجوایا۔
۶۔ کتنا چندہ مقامی اخراجات کے لئے خود رکھا۔ اس کا حساب بھی رپورٹ میں دیں
۷۔ آپ کی کتنی ممبرات ناظرہ قرآن مجید جانتی ہیں
۸۔ کتنی ممبرات ترجمہ قرآن جانتی ہیں
۹۔ سال رواں میں آپ کی کوشش کے نتیجہ میں کتنی مستورات نے قرآن مجید ناظرہ پڑھا اور کتنی بچیوں نے ناظرہ پڑھا۔
۱۰۔ کتنی مستورات نے ترجمہ قرآن مجید پڑھا اور کتنا کتنا؟
(۱۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک ترک رسومات پر ہر لجنہ نے کس حد تک عمل کیا۔
۱۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک چندہ وقف جدید برائے ناصرات پر کس قدر عمل درآمد ہوا۔ کتنی ناصرات اس میں شریک ہیں۔
۱۳۔ اصلاح و ارشاد کی سکیم کے تحت کتنے افراد کو تبلیغ کی گئی۔ کتنا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور کتنا چندہ مد نشر و اشاعت میں جمع ہوا۔

مندرجہ بالا سب امور کا تذکرہ سالانہ رپورٹوں میں ضروری ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

استقلال کے معنے؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے سلسلہ میں فرمایا:-

"استقلال کے معنے یہ ہیں کہ قربانیوں میں مداومت اختیار کی جائے مگر جو شخص چھوٹی قربانی نہیں کرتا۔ اس سے کیا یہ امید ہو سکتی ہے کہ وہ آئندہ آنیوالی بڑی قربانیوں کو پورا کر سکے گا"۔

"اے مردو! اور اے عورتو! اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں تم آگے بڑھو اور اپنا تن اور اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کر دو"۔

پس اس ارشاد کے پیش نظر تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے وعدوں کی رقوم تمام کی تمام ۳۱ اکتوبر تک ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

چندہ سالانہ اجتماع انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع اپنی گذشتہ شاندار روایات کے ساتھ چند دنوں تک مرکز سلسلہ احمدیہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ہر رکن پر ایک روپیہ فی کس چندہ مقرر ہے گو اس شرح کے حساب سے اگر سو فی صدی بھی وصول ہو تو اخراجات اس سے بڑھ جاتے ہیں تاہم پوری وصولی ہو جانے سے مرکز کو سہولت ہو جاتی ہے۔ پس اجتماع سے قبل اس مد کا سو فی صدی چندہ جو نہایت ہی قلیل ہے جلد ادا فرما دیجئے۔ انصار اللہ ربوہ پر چونکہ مہمانوں کی میزبانی کا بھی فرض عائد ہوتا ہے۔ اس لئے ان کیلئے مجموعی طور پر تین روپے فی رکن سالانہ شرح مقرر ہے۔ زعیم صاحب اعلیٰ ربوہ وصولی کے لئے کوشاں ہیں۔ اراکین ربوہ ان سے پورا تعاون کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے جلد منعقد ہو رہا ہے اس سے قبل چندہ سالانہ اجتماع کی سو فی صد وصولی نہایت ضروری ہے۔ اگر کسی مجلس یا کسی رکن کے ذمہ اس مد کا بقایا ہو تو مہربانی فرما کر جلد ادائیگی کر دیں۔ اور زعماء ایسے چندوں کو اپنے پاس نہ روکیں فوراً مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم امام الدین عبد العلی ولد مکرم چوہدری رنگ علی صاحب مرحوم قوم راجپوت بھٹی وصیت ۱۳۲۱۰ نے مورخہ ۲۰-۱۲-۵۱ کو بمقام طالب آباد ضلع نواب شاہ سے وصیت کی تھی ۱۹۵۵ء میں موضع گوٹھ حاجی عبد الرحمٰن ضلع نواب شاہ چلے گئے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا موصی خود اس اعلان کو پڑھیں تو براہ مہربانی جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ دفتر کو ان کے موجودہ پتہ کی اشد ضرورت ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

مقالہ نویسی کا انعامی مقابلہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہر سال مقالہ نویسی کا ایک انعامی مقابلہ ہوتا ہے۔ امسال مقابلہ کے لئے یہ عنوان مقرر کیا گیا ہے۔

"مصر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں از روئے قرآن کریم"

مقابلہ میں اول۔ دوم۔ اور سوم آنیوالے خدام کو علی الترتیب -/۲۵، -/۲۰ اور -/۱۵ روپے کے نقد انعامات دئے جائیں گے۔ مقالہ دس سے پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ مقالہ کے آخری تاریخ ۵ ستمبر مقرر تھی۔ لیکن مجالس کی سہولت کے پیش نظر اب اس میں توسیع کر کے ۱۰ اکتوبر مقرر کی گئی ہے اس کے بعد کوئی مقالہ وصول نہیں کیا جائے گا۔ خدام کو اس مقالہ میں شرکت کرنی چاہیئے۔ قائدین کرام کوشش فرمائیں کہ ان کی مجلس سے کوئی نہ کوئی نمائندہ ضرور اس میں شامل ہو۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حل شدہ پرچہ جات واپس ارسال فرمائیں

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ہدایت کے مطابق مختلف مجالس میں مبتدی اور مقتصد کا امتحان ہوا ہے۔ جن مجالس میں یہ امتحان ہوا ہے۔ ان کے قائدین کرام سے درخواست ہے کہ حل شدہ پرچہ جات فوری طور پر ارسال فرمائیں تا ان کو نتیجہ سے آگاہ کیا جا سکے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کسی بندہ کا مال صدقہ خیرات سے کم نہیں ہوتا

یہ خوشخبری اُس مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جس کی خوشخبریاں چودہ سو سال سے ہمارے ایمانوں کو تازہ کر رہی ہیں اور ہمارے لہو کو گرما رہی ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کرنے سے کسی وقت ہم اپنے ہاتھ کو روک لیں۔

چندہ تحریک جدید سال ۲۷ کی ادائیگی کے لئے قریباً چند دن کا وقفہ باقی رہ گیا ہے۔ جن احباب نے اپنی دیگر ضروریات کو مقدم رکھتے ہوئے تحریک جدید کے چندہ کو التواء میں رکھا ہوا ہے وہ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا خوشخبری پر غور فرمائیں اور اس پر عمل پیرا ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اگر وہ خلوص نیت سے چندے کی ادائیگی کو مقدم رکھیں گے تو انشاء اللہ مذکورہ بالا خوشخبری کے ماتحت وہ اس عظیم ذمہ داری سے بھی عہدہ برآ ہو جائیں گے اور ان کی دنیوی ضروریات بھی بارگاہ ایزدی سے پوری کر دی جائیں گی۔

بارگاہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید)

ناظمین مال خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

ہمارا سالانہ اجتماع منعقد ہونے میں صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں اور اسکے ابتدائی انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ مجالس کی طرف سے چندہ سالانہ اجتماع خدام و اطفال بجٹ کے پچاس فیصد سے بھی کم مرکز میں پہنچا ہے۔ لہذا ناظمین مال سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی مجلس کا چندہ سالانہ اجتماع فوراً مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمادیں

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

چندہ تعمیر ہال اور خدام کا فرض

مجالس کے ذمہ سال رواں کے بجٹ کے پندرہ حصہ کے برابر چندہ تعمیر ہال لگایا گیا تھا۔ سال رواں کا دسواں مہینہ بھی قریب الاختتام ہے۔ لیکن مجالس نے اس طرف بہت کم توجہ دی ہے اور متعدد مجالس بقایادار ہیں۔ پس قائدین اضلاع و مقامی کوشش فرمائیں کہ یہ چندہ کسی طرح بھی توجہ سے اوجھل نہ رہ جائے۔ اور چندہ تعمیر ہال کے بجٹ کی رقم جلد از جلد وصول کر کے مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کی خدمت میں

امید ہے۔ آپ نے ماہ رواں کا چندہ مجلس اور چندہ سالانہ اجتماع خدام و اطفال وصول کر لیا ہوگا۔ براہ کرم وصول شدہ رقم بذریعہ بنک ڈرافٹ یا منی آرڈر فوراً مرکز کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اطفال الاحمدیہ متوجہ ہوں

آپکا سالانہ اجتماع منعقد ہونے میں صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں مگر مجالس نے چندہ سالانہ اجتماع مرکز میں ابھی تک بہت کم بھجوایا ہے لہذا ناظمین اطفال کو چاہیئے کہ اپنا چندہ سالانہ اجتماع جلد از جلد مرکز میں پہنچائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ملازمت کی خواہشمند لیڈی ڈسپنسر متوجہ ہوں

اگر کوئی ٹرینڈ لیڈی ڈسپنسر ملازمت کی خواہشمند ہوں۔ تو جلد از جلد اپنی درخواست خاکسار کو بھجوا دیں۔ عمر ۲۰ تا ۴۰ سال

ابتدائی تنخواہ -/۱۲۵ روپے ماہوار ہوگی (مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

عراق کے کمانڈر انچیف کا انٹرویو

بغداد ۳ اکتوبر۔ عراق کے وزیر دفاع جنرل شاکر محمود شکری نے اعلان کیا ہے کہ اگر اقوام متحدہ اسرائیلی جارحیت کے اثرات مٹانے میں ناکام رہی تو عرب ممالک کو اپنی حفاظت کے لئے ہتھیار اٹھانے پڑیں گے۔ انہوں نے ایجنسی فرانس پریس سے ایک خاص انٹرویو میں مزید کہا کہ عرب ممالک کو اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے بالآخر جنگ کرنی پڑے گی۔ اور اس مقصد کے لئے عرب ممالک کی ایک مشترکہ نئی کمان بنانے کی اشد ضرورت ہے۔

پیرزادہ نیویارک پہنچ گئے

نیویارک ۳ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرنے کے لئے کل یہاں پہنچ گئے۔ مسٹر پیرزادہ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وہ مشرق وسطیٰ کے بحران پر ۱۰ اکتوبر کو جنرل اسمبلی میں تقریر کریں گے مسٹر شریف الدین پیرزادہ واشنگٹن بھی جائیں گے اور صدر جانسن اور وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک سے تبادلہ خیالات کریں گے۔

مرزا افضل بیگ کا بیان

نئی دہلی ۲ اکتوبر۔ شیخ محمد عبداللہ کے دست راست اور رائے شماری محاذ کے رہنما مرزا افضل بیگ نے بھارتی حکومت سے کہا ہے کہ وہ معقولیت کا ثبوت دے اور مقبوضہ کشمیر میں جن سنگھیوں نے مسلمانوں کے خلاف جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ اسے ختم کرائے۔ انہوں نے کہا اگر ریاست میں یہی صورت حال رہی تو فرقہ وارانہ جھڑپیں فرقہ وارانہ جنگ میں تبدیل ہو جائیں گی۔ اور اس علاقہ کا امن اس طرح خطرہ میں پڑ جائے گا کہ بھارتی حکومت اس پر کبھی صورت میں قابو نہیں پا سکے گی۔ مرزا افضل کا یہ بیان بھارتی اخبارات میں چھپا ہے جس میں انہوں نے ریاست کے حالیہ ہنگاموں پر انتہائی تشویش کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ فسادات منظم طور پر کئے جا رہے ہیں اور ان کی پشت پر جن سنگھی ہیں جو بھارت کے دوسرے علاقوں کی طرح مقبوضہ کشمیر میں بھی مسلمانوں کو مرعوب کرنا اور ان کے حقوق سلب کرنا چاہتے ہیں۔ یہ صورت حال ناقابل برداشت ہے

صدر ایوب کو برطانوی اخبار کا خراج تحسین

لندن ۳ اکتوبر۔ آبزرور نے صدر ایوب کی کتاب "جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پاکستان میں جو لوگ ۱۹۵۸ء سے پہلے کی سیاسی افراتفری پھر پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ قوم کی خودکشی کے خواہاں ہیں۔ آبزرور کے تبصرہ نگار گائی وینٹ نے برطانیہ کے دوسرے اخبارات کی طرح صدر ایوب کی تصنیف کی تعریف کی ہے اور کتاب کے مندرجات کی بجائے پاکستان کے سیاسی نظام پر تبصرہ کیا ہے۔

انہوں نے بنیادی جمہوریتوں کے نظام کا بھی ذکر کیا ہے۔ گائی وینٹ نے لکھا ہے کہ خوش قسمتی سے پاکستان میں جو فوجی انقلاب آیا اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ تبصرہ میں صدر کے دور حکومت کی اصلاحات کا ذکر بھی کیا گیا ہے تبصرہ نگار نے لکھا ہے کہ اس کے باوجود "ترقی پسند" "سیاسی حلقے" ان اصلاحات کو یکسر ختم کر کے وہی حالات دوبارہ پیدا کرنا چاہتے ہیں جو انقلاب سے قبل تھے۔ اس نے لکھا ہے کہ صدر کا قصور صرف یہ ہے ملک کا نظام جدید تقاضوں کے مطابق چلانا چاہتے ہیں

اِعلانِ نکاح

مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۷ء بعد جمعۃ المبارک مسجد دہلی دروازہ لاہور میں جناب مولوی دین محمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حبیب احمد ولد محمد اکرم صاحب (نواسہ حضرت قاضی حبیب اللہ شاہ صاحب صحابی) کا نکاح سلیمہ بیگم صاحبہ دختر غلام نبی صاحب سے بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس نکاح کو دین و دنیا کے لئے بہتر ہونے کے لئے دعا فرمادیں۔

(محمد عاشق دفتر محاسب ربوہ)

ولادت

الحمد للہ! عزیزی محمد یعقوب تبسم سلمہ و عزیزہ پروین اختر سلمہا کو خدا تعالیٰ نے ۷/۹/۶۷ کو دختر عطا کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوران سفر یورپ لندن سے بچی کا نام ناصرہ عطیہ تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ حضرت میاں روشن دین صاحب کی پوتی اور حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب حاجی پوری کی پڑنواسی ہے۔

تمام بزرگوں اور احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ نیک و صالح بنائے اور ہر دو خاندانوں کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (شیخ خلیل الرحمٰن سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی ۲۹)

۲۔ مورخہ ۹/۹/۶۷ کو میرے بڑے بھائی مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاں بچی پیدا ہوئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "امۃ القدوس" نام تجویز فرمایا۔

احباب جماعت سے بچہ کے نیک۔ خادم دین اور قرۃ العین ہونے کی درخواست دعا ہے۔ (سید شاہ میر احمد اشرف۔ کارکن لنگر خانہ۔ ربوہ)

یہ عینک کس کی ہے

ایک نظر کی عینک میرے بھانجے حبیب اللہ کو غلہ منڈی سے ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر مجھ سے لے لیں

سید تنویر احمد کمپونڈر محلہ دار الصدر غربی۔ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا گیارہواں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا سالانہ اجتماع

~~۶-۷-۸ اکتوبر ۱۹۶۷ء~~ (زیر التواء)

مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ اکتوبر کو بمقام ملیر زرد گرانڈ ہوٹل منعقد ہوگا۔

(معتمد خدام الاحمدیہ۔ مرکزیہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر روزنامہ
الفضل
ربوہ
سے خط وکتابت کیا کریں

ہر قسم کے اعلیٰ اور نفیس
زنانہ و مردانہ
ملبوسات
خریدنے کے لئے
ہماری خدمات حاصل کریں
نیا سٹاک آگیا ہے۔
قریشی محمد یوسف
پروپرائٹر فائن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ

ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا)
اسقاط حمل۔ اور بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا اس کے لئے مفید مجرب نسخہ قیمت مکمل کورس ۶۰۰ گولی - /۲۰ روپیہ
اکسیر جنین :- اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اس کا استعمال بہت ہی مفید ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ /۴ روپے۔ ملنے کا پتہ :- دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ۔ گولبازار۔ ربوہ ضلع جھنگ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
اور چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز۔ دی مال لاہور۔ ٹیلیفون نمبر ۲۶۲۲۳

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ انصار اللہ ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے
چندہ صرف ۶ روپے سالانہ
الاشتہار: قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ایک قرآنی ثبوت

ابتدا ہو یا انتہا سب اللہ ہی کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ القصص کی آیت ۷۱ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ توحید حقیقی کا مقام دنیا کے سامنے واضح کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ ---------- اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ابتدا میں بھی وہی تعریف کا مستحق تھا اور آخرت میں بھی وہی تعریف کا مستحق ہوگا۔ تمام بادشاہت اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے اور پھر تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا پڑے گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ثبوت یہ ہے کہ ابتدار اور انجام سب اُسی کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے اور جہاں جہاں اس کا ہاتھ کام کرتا دکھائی دیتا ہے وہاں تعریف کے پہلو ہی نکلتے ہیں اور پھر سب چیزیں آخر میں فنا ہو جاتی ہیں اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی باقی رہتی ہے جو اس کی احدیت کا ثبوت ہے

لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ

میں درحقیقت اللہ تعالیٰ کی صفات رحمانیت اور رحیمیت کا ذکر کیا گیا ہے کیونکہ رحمانیت آغاز کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور رحیمیت انجام کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ بنی نوع انسان کے تمام تعلقات خواہ وہ خدا تعالیٰ سے ہوں یا بنی نوع انسان سے۔ ان میں پہلا واسطہ رحمانیت سے ہی ہوتا ہے اور اس پر جتنا بھی غور کیا جائے اللہ تعالیٰ ہی کی حمد ثابت ہوتی ہے۔ ماں بچے کو پیٹ میں رکھ کر اور پھر دودھ پلا کر بچے کی محسن سمجھی جاتی ہے۔ لیکن اگر اس امر پر غور کیا جائے کہ پیٹ میں پیدائش کے سامان کس نے پیدا کئے اور چھاتیوں میں دودھ کس نے بنایا تو اللہ تعالیٰ ہی حمد کا مستحق ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح باپ بچے کی کفالت کرتا اور اس پر خرچ کرنے کی وجہ سے اس کا محسن سمجھا جاتا ہے لیکن جن قوتوں سے وہ کماتا ہے اور جن سامانوں سے وہ کام لیتا ہے انہیں وہ خود نہیں بناتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہی عطیہ ہوتے ہیں۔ پس اصل تعریف اللہ تعالیٰ کی ہی ہوتی ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جاتی ہے۔ دنیا حسن کی تعریف کرتی ہے۔ مگر کیا کوئی شخص اپنی شکل خود بناتا ہے۔ دنیا علم کی تعریف کرتی ہے مگر کیا یہ حقیقت نہیں کہ علم جن چیزوں سے پیدا ہوتا ہے وہ بھی خدا تعالیٰ نے بنائی ہیں اور جس حافظہ سے یاد رکھا جاتا ہے وہ بھی خدا تعالیٰ نے بنایا ہوتا ہے دنیا ذہین اور عقلمند لوگوں کی تعریف کرتی ہے مگر ذہن اور عقل دونوں کسب سے حاصل نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ دونوں چیزیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہیں۔ پس حمد کا اصل مستحق وہی ہے جس نے وہ سامان پیدا کیا کم عقل انسان خیال کرتا ہے کہ دنیا میں مخلوق کی تعریف ہو رہی ہے۔ لیکن حقیقت شناس انسان جانتا ہے کہ یہ سب عقل کا دھوکہ ہے۔ اصل تعریف اللہ تعالیٰ ہی کی ہوتی ہے اور وہی اس کا مستحق ہے"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۳ صفحہ ۲۲۵، ۲۲۶)

انگریزی کے اُستاد کی ضرورت

جامعہ احمدیہ میں انگریزی پڑھانے کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے کم از کم گریجویٹ ہونا ضروری ہے۔ ٹرینڈ استاد کو ترجیح دی جائے گی۔ پنشنر کو بھی رکھا جاسکتا ہے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع تفصیل کوائف وکالت دیوان کو فوری طور پر بھجوادیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

محترمہ حمیدہ اختر صاحبہ کی وفات

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

خاکسار کی اہلیہ حمیدہ اختر صاحبہ مورخہ ۸ ستمبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب بعمر ۵۸ سال اس جہان فانی سے رحلت فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ مرحومہ موصیہ تھیں اور حضرت خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب سے چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کی نعش ۲۹ ستمبر بروز جمعہ بعد دوپہر ربوہ لائی گئی اور بعد نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ نے قریباً ۵ سال کینسر جیسی مہلک اور موذی مرض کا نہایت ہی صبر اور سکون سے مقابلہ کیا۔ اس عرصہ میں کئی بار محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل معجزانہ طور پر رو بصحت بھی ہو جاتی تھیں مگر پچھلے دو ہفتہ سے متواتر کمزوری بڑھتی گئی اور آخر ۲۸ ستمبر بعد نماز مغرب اپنے پیارے مولائے حقیقی کو پیاری ہو گئیں۔

آپ نہایت ہی مخلص، پاک سیرت اور متقی خاتون تھیں۔ میری ملازمت کے دوران مختلف مقامات پر آپ نے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم میں نہایت مستعدی کے ساتھ حصہ لیا۔ مشرقی پاکستان میں چاٹگام کی جماعت کی کئی نو احمدی خواتین کی خود تربیت کرتی رہیں۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت فردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمادے۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار ڈاکٹر عبدالحمید
(ریٹائرڈ چیف میڈیکل افسر ریلوے)

تیسرا آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے زیر اہتمام تیسرا آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ مورخہ ۶-۷-۸ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو روایتی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک کی مشہور ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح مکرم جناب میاں محمد یسین صاحب وٹو وزیر بلدیات مغربی پاکستان فرمادیں گے داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ شرح حسب ذیل ہے:۔

ٹکٹ خاص برائے سٹیج	۲۵ روپے	بچوں کے لئے
ٹکٹ کرسیاں	۱۰ روپے	۵ روپے
یومیہ ٹکٹ	۷۵ پیسے	۳۰ پیسے
سیزن ٹکٹ	ایک روپیہ پچاس پیسے	۷۵ پیسے

(نصیر احمد چوہدری سیکرٹری آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ)

درخواست دعا

برادرم عزیزم محمد الیاس ولد چوہدری محمد اسحٰق صاحب ساہیوال بی ایس سی کے بعد مورخہ ۹ ستمبر کو مزید تعلیم کے لئے کینیڈا روانہ ہوئے ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور ہر آن اپنی امان میں رکھے۔ اور وہاں بھی اسے دین و دنیا کا خادم بنائے

(ناصر احمد ایڈووکیٹ۔ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴